صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

خطبہ نمبر 28

منگل 12 جولائی 2016ء

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

منگل 12 جولائی 2016ء 7 شوال 1437 ہجری 12 وفا 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 156

حبشہ میں دعوت الی اللہ

حضرت سعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ حبشہ میں حضرت جعفرؓ کی تبلیغ سے نجاشی کے عیسائی ساتھیوں میں سے 40۔افراد نے اسلام قبول کیا جن میں 32 حبشہ کے اور 8 شامی تھے ان میں حضرت بَحِیرؓ، حضرت اَبرھہؓ، حضرت اشرفؓ، حضرت تمّامؓ، حضرت ادریسؓ، حضرت ایمنؓ، حضرت نافعؓ اور حضرت تمیمؓ شامل تھے۔

(اسدالغابہ جلد 1 ص 44 ازعلامہ ابن اثیر مطبع اسلامیہ طہران)

افراد جماعت کے تعلیمی و تربیتی پہلوؤں کے اعتبار سے حضرت مصلح موعود کے پُر حکمت ارشادات کی روشنی میں نصائح

مربیان کو اپنا وقار قائم رکھنے کے لئے علمی اور روحانی لحاظ سے بلند مقام حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے

ہمارے ہر عمل چاہے وہ کھیل یا تفریح ہے سے اظہار ہونا چاہئے کہ ہم نے جماعت کے وقار کو مجروح نہیں ہونے دینا اور اس کی عزت کا خیال رکھنا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 8 جولائی 2016ء بمقام بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 8 جولائی 2016ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے حضرت مصلح موعود کے حوالے سے بعض باتیں بیان فرمائیں۔ فرمایا کہ پہلی بات دعوت الی اللہ کے حوالے سے ہے۔ حضرت مصلح موعود قادیان کے نام پیغام میں فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کی دعوت اور آپ کے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کا وعدہ فرمایا ہے وہ کام اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق کر رہا ہے اور آئندہ بھی کرے گا لیکن اس کے ساتھ ہی حضرت مسیح موعود نے افراد جماعت کو دعوت الی اللہ کی طرف توجہ دلائی ہے کہ میری کتابوں سے علم بھی حاصل کرو اور دعوت الی اللہ کرو۔ حضور انور نے حضرت مصلح موعود کے پیغام کا وہ حصہ پیش فرمایا جو دعوت الی اللہ کے بارے میں تھا جس میں پارٹیشن کے بعد قادیان میں احمدیوں کی تھوڑی تعداد اور محدود وسائل رہ جانے کے باوجود اس اہم فریضہ کی طرف آپ نے توجہ دلائی اور درویشوں کو حوصلہ بھی دلایا۔ فرماتے ہیں کہ جب حضرت مسیح موعود نے قادیان میں خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے کام کو شروع کیا تو اس وقت قادیان میں احمدیوں کی تعداد صرف دو تین تھی اور قادیان سے باہر کوئی احمدیہ جماعت نہیں تھی لیکن اب ہندوستان میں بیسیوں جگہ پر جماعتیں قائم ہیں۔ ان جماعتوں کو بیدار کرنا آپ لوگوں کا ہی کام ہے اور پھر دعوت الی اللہ کے ساتھ نومبائعین کو سنبھالنا بھی ہے۔ نومبائعین کو اگر مخالفین کی طرف سے تکالیف پہنچیں تو آپ لوگ ان تک پہنچ کر ان کا حوصلہ بڑھائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کی کتب کو پڑھنا، ان کو سمجھنا اور پھر اس سے اپنے لیکچرز اور تقریروں کی تیاری کرنی چاہئے، حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ جو لیکچرر ہوں ان کو مضامین خوب تیار کر کے دیئے جائیں اور وہ باہر جا کر وہی لیکچر دیں۔ پس یہ راہنما اصول مربیان اور داعیان الی اللہ کے لئے بھی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ پرانے لوگ دعوت الی اللہ کے شوق کو دفتروں میں تعیناتی پر ترجیح دیا کرتے تھے۔ فرمایا کہ آجکل بعض لوگ اصرار کرتے ہیں کہ ہمیں مرکز میں لگا دیا جائے۔ مربیان کو بھی جماعتوں میں اپنا وقار قائم رکھنے کے لئے علمی اور روحانی لحاظ سے بلند مقام حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ کسی کو ان کے متعلق غلط بات کہنے کی جرأت نہ ہو۔ بعض جگہ پر انتظامی لوگ مربیان کے بارے میں غلط باتیں کر جاتے ہیں۔ جہاں مربی اصلاح کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ مربی کے خلاف باتیں کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ قبولیت دعا کا راز اور حکمت بتاتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود اس قسم کے نشان دکھانے آئے تھے اور ایسے بندے پیدا کرنا آپ کا ایک مقصد تھا جن کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ دنیا میں بڑے بڑے انقلاب پیدا کر دے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ جو ساری دنیا نہیں کر سکتی وہ ایک دعا سے ہو جاتا ہے۔ حضور انور نے حضرت مصلح موعود کے حوالے سے قبولیت دعا اور نشانات کے ظاہر ہونے کے بارے میں ایک اعتراض کا تفصیلی جواب دیا۔ حضور انور نے حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ بعض چھوٹے چھوٹے واقعات اور مثالیں پیش فرمائیں۔ ایک کبڑی کی مثال بیان کر کے فرمایا اس طرح کی بعض حاسد طبیعتیں ہوتی ہیں۔ انہیں اس سے غرض نہیں ہوتی کہ ان کی تکلیف دور ہو جائے بلکہ وہ چاہتے ہیں کہ دوسرا بھی تکلیف میں مبتلاء ہو جائے۔ پس ایسے حاسدوں سے بچنے کے لئے بھی دعا کرنی چاہئے۔ پھر ایک اندھے کی مثال بیان کر کے فرمایا کہ دنیا موت سے گھبراتی ہے مگر ایک مومن کو جب دنیا مارنا چاہتی ہے تو وہ کہتا ہے کہ میں تو اسی دن مر گیا تھا جس دن میں نے دین حق کو قبول کیا تھا۔ پھر ایک بخیل عورت کی مثال بیان کر کے فرمایا کہ بعض ایسے بھی امیر لوگ ہیں جو کنجوس ہوتے ہیں اور جماعتوں کے مجموعی چندے کو اپنی طرف منسوب کر لیتے ہیں۔ اگر منسوب نہیں کرتے تو اظہار ضرور کرتے ہیں۔ فرمایا کہ ایک دفعہ کھیل میں بعض غلط باتیں ہوئیں، دین کا خیال نہیں رکھا گیا، سلسلے کی روایات کا خیال نہیں رکھا گیا۔ اس پر حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ دیکھو ہنسی مذاق کرنا منع نہیں ہے لیکن اس طرح نہ ہو جس میں کسی کی تحقیر کا رنگ ہو اور اگر غلطی سے منہ سے کوئی غلط کلمہ نکل جائے تو استغفار کرنا چاہئے۔ فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا مقام خدا تعالیٰ کو دو اور کھیل کا مقام کھیل کو دو۔ ہنسی میں اس حد تک نہ بڑھو جس سے جماعت کی بدنامی ہو۔ اس لئے ہر جگہ ان باتوں کی احتیاط کرنی چاہئے۔ پس ہمارے ہر عمل میں اس بات کا اظہار ہونا چاہئے، چاہے وہ کھیل کود ہے یا تفریح ہے یا مشاعرے ہیں کہ ہم نے جماعت کے وقار کو مجروح نہیں ہونے دینا، اس کی عزت کا ہمیشہ خیال رکھنا ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ کا عبدالستار ایدھی کی وفات پر اظہار افسوس

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پاکستان کی معروف سماجی شخصیت عبدالستار ایدھی کی وفات پر اظہار افسوس کرتے ہوئے فرمایا:

مجھے عبدالستار ایدھی صاحب کی وفات کا سن کر بہت افسوس ہوا ہے۔ میں جماعت احمدیہ عالمگیر اور اپنی طرف سے ان کے افراد خاندان اور پسماندگان سے دلی طور پر اظہار افسوس اور تعزیت کرتا ہوں۔

عبدالستار ایدھی صاحب بہت مخلص انسان تھے جنہوں نے انسانیت کی خدمت کے لئے اپنی زندگی وقف کر دی تھی۔ انہوں نے بہت سادگی سے زندگی گزاری۔ ان کی زندگی کا مقصد تھا کہ بے لوث ہو کر ضرورتمندوں کی خدمت کی جائے۔ ان کے خدمت خلق کے کارناموں اور امن کو پھیلانے کی کوششوں کی وجہ سے ان کو احمدیہ پرائز فار پیس سے نوازا گیا۔

میں دعا گو ہوں کہ پاکستان کو ان جیسے لوگ عطا ہوں جو بے لوث اور مخلص ہو کر انسانیت کی خدمت کریں تا کہ پاکستان اپنے حالیہ مخدوش حالات سے نجات حاصل کر کے بہتر اور روشن مستقبل کی طرف قدم بڑھا سکے۔ آمین

شارٹ کورسز

نظارت تعلیم کے تحت Fine Arts (Drawing ,Paintings, Crafts)& Skills Enhancement کے شارٹ کورسز نصرت جہاں کالج میں مورخہ 14 جولائی 2016ء سے شروع کروائے جا رہے ہیں۔ ان کورسز میں شمولیت کی خواہشمند طالبات جلد از جلد اپنی رجسٹریشن درج ذیل ای میل ایڈریس پر یا بذریعہ فون کروالیں۔ رجسٹریشن کروانے کی آخری تاریخ 13 جولائی ہے۔

رجسٹریشن کروانے کیلئے کوائف نام، ایڈریس، فون نمبر اور ای میل درکار ہیں۔

Email:reg@njc.edu.pk

Tel: 0476213405,03339791321

(نظارت تعلیم)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

رمضان المبارک میں روزے لمبے دن ہونے کی وجہ سے گرم ممالک میں بڑے سخت بھی ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ہر صحت مند بالغ پر یہ فرض ہیں۔ ہاں بعض حالات میں روزے رکھنے میں سہولت بھی دی گئی ہے

دین کے جو بنیادی رکن ہیں ان کے مسائل کا علم ہونا ضروری ہے۔ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو بھیجا ہے اور حَکَم اور عدل بنا کر بھیجا ہے جنہوں نے دین کی تعلیم پر بنیاد رکھتے ہوئے ہر معاملے کا فیصلہ کرنا تھا اور کیا اور ہر مسئلے کا حل بتانا تھا اور بتایا۔

پس اس لحاظ سے اس زمانے میں ہمیں اپنے مسائل کا حل اور علم میں اضافے کے لئے آپ کی طرف دیکھنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ اس زمانے میں شرعی احکامات کے بارے میں آپ کا حکم یا نظریہ ہی ہمارے لئے اس مسئلے کا فقہی حل اور فیصلہ ہے

قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود کے ارشادات و ہدایات کی روشنی میں رمضان المبارک کے آغاز، سحری و افطاری، مسافر اور مریض کے روزہ، فدیہ رمضان، روزہ رکھنے کی عمر، نماز تہجد و تراویح وغیرہ کے مسائل کا تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 3 جون 2016ء بمطابق 3۔احسان 1395 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تین چار دن تک رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہونے والا ہے۔ ان دنوں میں روزے لمبے دن ہونے کی وجہ سے گرم ممالک میں بڑے سخت بھی ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ہر صحت مند بالغ پر یہ فرض ہیں۔ ہاں بعض حالات میں روزے رکھنے میں سہولت بھی دی گئی ہے۔ ان گرم ممالک میں بھی بعض مزدوروں کو یا بعض اور شرائط ہیں کہ اگر ایسے حالات ہوں کہ وہ روزے نہ رکھ سکیں تو سہولت ہے۔ اسی طرح بعض ممالک جہاں آجکل بائیس تیئس گھنٹے کا دن ہے اور صرف ڈیڑھ دو گھنٹے کی رات ہے، وہ بھی رات نہیں بلکہ روشنی ہی رہتی ہے یا جُھٹ پٹے کا وقت رہتا ہے اس لئے وہاں کی جماعتوں کو بتا دیا گیا ہے کہ وقت کے اندازے کے مطابق اپنی سحری اور افطاری کے وقت مقرر کر لیں جو آجکل اکثر جگہ قریبی ملکوں کے اوقات پر محمول کر کے یا ان کے اوقات کا اندازہ رکھتے ہوئے تقریباً اٹھارہ انیس گھنٹے کا روزہ ہوگا۔ ان ملکوں میں اگر اس طرح نہ کیا جائے تو سحری اور افطاری کا کوئی وقت ہی نہیں ہوگا۔ نہ تہجد پڑھی جا سکے گی نہ ہی عشاء اور فجر کی نمازوں کے اوقات معین ہو سکیں گے۔ بہرحال ان علاقوں میں جو جماعتیں ہیں وہ اس کے مطابق عمل کرتی ہیں، کس طرح انہوں نے ایڈجسٹ کرنا ہے۔

روزے (دین) کے بنیادی رکنوں میں سے ہیں اور انہیں پورا کرنا بھی ضروری ہے۔ روزوں کے متعلق بعض چھوٹے چھوٹے سوال بھی اٹھتے ہیں۔ سحری کے وقت کے متعلق، افطاری کے متعلق، بیماری کے متعلق، مسافر کے متعلق، اس طرح مختلف سوال ہوتے ہیں۔ جماعت میں اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہر سال لاکھوں لوگ (-) کے مختلف فرقوں میں سے بھی اور غیر مذاہب میں سے بھی شامل ہوتے ہیں۔ (-) کے مختلف فرقوں میں بھی بعض احکامات کے بارے میں مختلف فقہی نظریات ہیں۔ ان نظریات کے ساتھ جب وہ جماعت میں آتے ہیں تو بعض باتیں ان میں بے چینیاں پیدا کر دیتی ہیں۔ بعض وضاحتیں وہ لوگ چاہتے ہیں۔ بعض تفصیلات چاہتے ہیں یا بعض سوال اٹھاتے ہیں۔ اسی طرح بعض غیر مذاہب سے آنے والے بالکل ہی بعض چیزوں کا علم نہیں رکھتے بلکہ ان کو علم ہوتا ہی نہیں وہ تو نئے طور پہ سیکھ رہے ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کے لئے (دین) کے بنیادی جو رکن ہیں ان کے مسائل کا علم ہونا ضروری ہے۔

اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو بھیجا ہے اور حَکَم اور عدل بنا کر بھیجا ہے جنہوں نے (دین) کی تعلیم پر بنیاد رکھتے ہوئے ہر معاملے کا فیصلہ کرنا تھا اور کیا اور ہر مسئلے کا حل بتانا تھا اور بتایا۔ پس اس لحاظ سے اس زمانے میں ہمیں اپنے مسائل کا حل اور علم میں اضافے کے لئے آپ کی طرف دیکھنے کی ضرورت ہے۔

اس وقت روزوں کے حوالے سے جیسا کہ میں نے کہا سوال اٹھتے رہتے ہیں بعض سوالوں کے جواب یا حضرت مسیح موعود کا ان کے بارے میں کیا مؤقف تھا یا کیا آپ نے حکم فرمایا۔ کیا آپ کا فتویٰ تھا۔ ان کے بارے میں بیان کروں گا۔

ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ اس زمانے میں شرعی احکامات کے بارے میں آپ کا حکم یا نظریہ ہی ہمارے لئے اس مسئلے کا فقہی حل اور فیصلہ ہے۔

پہلی بات تو ہمیشہ یہ یاد رکھنی چاہئے کہ (دین) پر عمل کی بنیاد تقویٰ ہے۔ اس لئے تقویٰ کو سامنے رکھتے ہوئے روزوں کے بارے میں حضرت مسیح موعود کے اس ارشاد کو سامنے رکھیں کہ ”اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔“

بعض لوگ یہ سوال کرتے ہیں مثلاً رمضان کے بارے میں مختلف بچے بھی سوال کرتے ہیں کہ رمضان اور عید وغیرہ جو ہیں ہم غیر (از جماعت) (-) سے مختلف وقت میں کیوں پڑھتے ہیں یا کیوں شروع کرتے ہیں۔ اوّل تو یہ کوئی اصول نہیں کہ ہمارے رمضان شروع کرنے کے دن اور عید کا دن ضرور مختلف ہو اور نہ ہی ہم جان بوجھ کر اس میں اختلاف کرتے ہیں۔ کئی ایسے بھی سال آئے ہیں اور آتے ہیں کہ ہمارے اور دوسرے (-) کے روزے اور عید ایک ہی دن ہوتے ہیں۔ پاکستان میں اور مسلمان ممالک میں جہاں رؤیت ہلال کمیٹیاں حکومت کی طرف سے بنی ہوئی ہیں جب وہ یہ اعلان کرتی ہیں کہ چاند نظر آ گیا ہے اور گواہوں کی موجودگی ہے تو ہم احمدی (-) بھی اس کے مطابق اپنے روزے رکھتے ہیں اور روزے ہمارے ختم بھی اس کے مطابق ہوتے ہیں اور عید بھی اس کے مطابق منائی جاتی ہے۔

اِن ملکوں میں جو مغربی ممالک ہیں، یورپین ممالک ہیں نہ ہی حکومت کی طرف سے کسی رؤیت ہلال کا انتظام ہے اور نہ ہی اس کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اس لئے ہم چاند نظر آنے کے واضح امکان کو سامنے رکھتے ہوئے روزے شروع کرتے ہیں اور عید کرتے ہیں۔ ہاں اگر ہمارا اندازہ غلط ہو اور چاند پہلے نظر آ جائے تو پھر عاقل بالغ گواہوں کی گواہی کے ساتھ، مومنوں کی گواہی کے ساتھ کہ انہوں نے چاند دیکھا ہے پہلے بھی رمضان شروع کیا جا سکتا ہے۔ ضروری نہیں کہ جو ایک چارٹ بن گیا ہے اس کے مطابق ہی رمضان شروع ہو۔ لیکن واضح طور پر چاند نظر آنا چاہئے۔ اس کی رؤیت ضروری ہے۔ لیکن یہ کہنا کہ ہم ضرور غیر (از جماعت) (-) کے اعلان پر بغیر چاند دیکھے روزے شروع کر دیں اور عید کر لیں یہ چیز غلط ہے۔ حضرت مسیح موعود نے اس بات کو اپنی ایک کتاب (-) میں بھی بیان فرمایا۔ حساب کتاب کو یا اندازے کو ردّ نہیں فرمایا۔ یہ بھی ایک سائنسی علم ہے لیکن رؤیت کی فوقیت بیان فرمائی ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

’’خدائے تعالیٰ نے احکام دین سہل وآسان کرنے کی غرض سے عوام الناس کو صاف اور سیدھا راہ بتلایا ہے اور ناحق کی دقّتوں اور پیچیدہ باتوں میں نہیں ڈالا۔ مثلاً روزہ رکھنے کے لئے یہ حکم نہیں دیا کہ تم جب تک قواعد ظنیہ نجوم کے رو سے یہ معلوم نہ کرو کہ چاند انتیس کا ہوگا یا تیس کا۔ تب تک رؤیت کا ہرگز اعتبار نہ کرو۔‘‘ (یعنی جو قواعد سائنسدانوں کی طرف سے اندازے کے مطابق بنائے گئے ہیں۔ جو فلکیات کا یا ستاروں کا علم رکھتے ہیں انہوں نے جو قواعد بنائے ہیں ضروری نہیں کہ ان قواعد کی پابندی کی جائے اور اگر ان کے اندازے یہ کہتے ہیں کہ چاند انتیس کا ہوگا یا تیس کا تو اس کے مطابق عمل کرو اور چاند کو دیکھنے کی کوشش نہ کرو۔ رؤیت کا ہرگز اعتبار نہ کرو یہ غلط ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جب تک یہ نہیں ہوتا رؤیت کا ہرگز اعتبار نہ کرو) اور آنکھیں بند رکھو کیونکہ ظاہر ہے کہ خواہ نخواہ اعمال دقیقہ نجوم کو عوام الناس کے گلے کا ہار بنانا یہ ناحق کا حرج اور تکلیف مالا یطاق ہے۔‘‘ (بلاوجہ اسی بات پہ عمل کرنا کہ کیونکہ ہمیں اندازے یہ بتا رہے ہیں اس لئے اس کے علاوہ ہم اور کچھ نہیں کریں گے یہ بلاوجہ کی ایک تکلیف ہے۔) فرمایا کہ ’’اور یہ بھی ظاہر ہے کہ ایسے حسابوں کے لگانے میں بہت سی غلطیاں واقع ہوتی رہتی ہیں۔ سو یہ بڑی سیدھی بات (ہے) اور عوام کے مناسب حال ہے کہ وہ لوگ محتاج منجم و ہیئت دان نہ رہیں (یعنی صرف ستاروں اور اجرام فلکی کا علم رکھنے والوں کے محتاج نہ رہیں) اور چاند کے معلوم کرنے میں کہ کس تاریخ نکلتا ہے اپنی رؤیت پر مدار رکھیں۔ صرف علمی طور پر اتنا سمجھ رکھیں کہ تیس کے عدد سے تجاوز نہ کریں۔ (چاند کو دیکھنا ضروری ہے۔ اگر دیکھنے کی کوشش کی جائے اور نظر نہ آئے تو پھر جو حساب کتاب ہے اس پہ بھی انحصار کیا جا سکتا ہے اور اس بات پہ بھی انحصار ہو کہ تیس دن سے زیادہ اوپر نہ جائیں اور فرمایا کہ) اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ حقیقت میں عندالعقل رؤیت کو قیاسات ریاضیہ پر فوقیت ہے۔ (عقل بھی یہ کہتی ہے کہ جو آنکھوں سے دیکھنا ہے اس کو صرف حسابی اندازے جو ہیں ان اندازوں پر بہرحال فوقیت ہے۔) فرمایا کہ آخر حکمائے یورپ نے بھی جب رؤیت کو زیادہ تر معتبر سمجھا تو اس نیک خیال کی وجہ سے بتائید قوت باصرہ طرح طرح کے آلات دوربینی وخوردبینی ایجاد کئے۔‘‘ جو یورپ کے پڑھے لکھے لوگ ہیں، عقلمند لوگ ہیں، سائنسدان ہیں انہوں نے اس بات کو معتبر سمجھتے ہوئے کہ دیکھنا جو ہے وہ بہرحال زیادہ اعلیٰ چیز ہے، اس خیال کی وجہ سے اپنے آلات بنائے ہیں۔ دُوربینیں بنائی ہیں جن کے ذریعہ سے وہ اجرام فلکی کو دیکھتے ہیں۔

جیسا کہ مَیں نے کہا بعض دفعہ حساب میں غلطی بھی ہوسکتی ہے۔ حضرت مسیح موعود نے بھی فرمایا اور اگر غلطی ہو جائے مثلاً اگر چاند ایک دن پہلے نظر آنا ثابت ہو جائے تو پھر کیا کیا جائے کیونکہ اس کا مطلب ہے ایک روزہ چھوٹ گیا۔ ہم نے ایک دن بعد شروع کیا اور چاند اس سے پہلے نظر آ گیا اور ثابت بھی ہوگیا کہ نظر آ گیا تھا۔ اس بارے میں ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں سوال پیش ہوا۔ سیالکوٹ سے ایک دوست نے دریافت کیا کہ یہاں چاند منگل کی شام کو نہیں دیکھا گیا بلکہ بدھ کو دیکھا گیا ہے جبکہ رمضان بدھ کو شروع ہو چکا تھا۔ عام طور پر اس علاقے میں ہر جگہ اس واسطے پہلا روزہ جمعرات کو رکھا گیا۔ اس نے پوچھا کہ روزہ تو بدھ کو رکھا جانا چاہئے تھا۔ ہمارے ہاں پہلا روزہ جمعرات کو رکھا گیا۔ اب کیا کرنا چاہئے؟ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ اس کے عوض میں ماہ رمضان کے بعد ایک روزہ رکھنا چاہئے۔ جو روزہ چھوٹ گیا وہ رمضان کے بعد پورا کرو۔

اسی طرح سحری کھانے کا معاملہ ہے۔ سحری کھا کر روزہ رکھنا ضروری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ہمیں یہی حکم دیا ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزے کے دنوں میں سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھا کر روزہ رکھنے میں برکت ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب برکۃ السحور ...... الخ حدیث 1923)

حضرت مسیح موعود بھی اس کی پابندی فرمایا کرتے تھے۔ خود بھی اور جو اپنے جماعت کے احباب افراد تھے ان کو بھی کہا کرتے تھے کہ سحری ضروری ہے۔ اسی طرح جو مہمان قادیان میں آیا کرتے تھے ان کے لئے بھی سحری کا باقاعدہ انتظام ہوا کرتا تھا بلکہ بڑا اہتمام ہوا کرتا تھا۔

اس بارے میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب تحریر کرتے ہیں کہ منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ میں قادیان میں (بیت) مبارک سے ملحق کمرے میں ٹھہرا کرتا تھا۔ میں ایک دفعہ سحری کھا رہا تھا کہ حضرت مسیح موعود تشریف لے آئے۔ آپ نے سحری کھاتے دیکھ کر فرمایا کہ آپ دال سے روٹی کھاتے ہیں؟ (سحری کے وقت دال روٹی کھا رہے تھے) اور اسی وقت منتظم کو بلوایا اور فرمانے لگے کہ سحری کے وقت دوستوں کو ایسا کھانا دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ یہاں ہمارے جس قدر احباب ہیں وہ سفر میں نہیں (ہیں۔ یہاں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ روزے رکھ رہے ہیں۔) ہر ایک سے معلوم کرو کہ ان کو کیا کیا کھانے کی عادت ہے اور وہ سحری کو کیا کیا چیز پسند کرتے ہیں۔ ویسا ہی کھانا ان کے لئے تیار کیا جائے۔ پھر منتظم میرے لئے اور کھانا لایا مگر مَیں کھا چکا تھا اور (نداء) بھی ہوگئی تھی۔ حضور نے فرمایا کھا لو۔ (نداء) جلدی دی گئی ہے۔ اس کا خیال نہ کرو۔‘‘

حضرت مسیح موعود کے ساتھ نماز تہجد پڑھنا اور سحری کھانے کے بارے میں ایک روایت بیان فرماتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں کہ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ 1895ء میں مجھے تمام ماہ رمضان قادیان میں گزارنے کا اتفاق ہوا اور میں نے تمام مہینہ حضرت صاحب کے پیچھے نماز تہجد یعنی تراویح ادا کی۔ آپ کی یہ عادت تھی کہ وتر اوّل شب میں پڑھ لیتے تھے اور نماز تہجد آٹھ رکعت دو دو رکعت کر کے آخر شب میں ادا فرماتے تھے جس میں آپ ہمیشہ پہلی رکعت میں آیت الکرسی تلاوت فرماتے تھے۔ یعنی اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُو سے وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْم تک اور دوسری رکعت میں سورۃ اخلاص کی قراءت فرماتے تھے اور رکوع و سجود میں یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اسْتَغِیْث اکثر پڑھتے تھے اور ایسی آواز سے پڑھتے تھے کہ آپ کی آواز میں سن سکتا تھا۔ نیز آپ ہمیشہ سحری نماز تہجد کے بعد کھاتے تھے اور اس میں اتنی تاخیر فرماتے تھے کہ بعض دفعہ کھاتے کھاتے (نداء) ہو جاتی تھی اور آپ بعض اوقات (نداء) کے ختم ہونے تک کھانا کھاتے رہتے تھے۔‘‘ حضرت میاں بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں کہ ’’خاکسار عرض کرتا ہے دراصل مسئلہ تو یہ ہے کہ جب تک صبح صادق افق مشرق سے نمودار نہ ہو جائے سحری کھانا جائز ہے۔ (نداء) کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ کیونکہ صبح کی (نداء) کا وقت بھی صبح صادق کے ظاہر ہونے پر مقرر ہے۔ اس لئے لوگ عموماً بعض جگہوں پہ سحری کی حد (نداء) ہونے کو سمجھ لیتے ہیں۔ قادیان میں چونکہ صبح کی (نداء) صبح صادق کے پھوٹتے ہی ہو جاتی ہے بلکہ ممکن ہے کہ بعض اوقات غلطی اور بے احتیاطی سے اس سے بھی قبل ہو جاتی ہو۔ اس لئے ایسے موقعوں پر حضرت مسیح موعود (نداء) کا چنداں خیال نہ فرماتے تھے اور صبح صادق کے تبیّن تک سحری کھاتے رہتے تھے اور دراصل شریعت کا منشاء بھی اس معاملے میں یہ نہیں ہے کہ جب علمی اور حسابی طور پر صبح صادق کا آغاز ہو اس کے ساتھ ہی کھانا ترک کر دیا جاوے بلکہ منشاء یہ ہے کہ جب عام لوگوں کی نظر میں صبح صادق کی سفیدی ظاہر ہو جائے اس وقت کھانا چھوڑ دیا جائے۔ چنانچہ تبیّن کا لفظ اسی بات کو ظاہر کر رہا ہے۔ حدیث میں بھی آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال کی اذان پر سحری نہ چھوڑا کرو بلکہ ابن مکتوم کی اذان تک بیشک کھاتے پیتے رہا کرو کیونکہ ابن مکتوم نابینا تھے اور جب تک لوگوں میں شور نہ پڑ جاتا تھا کہ صبح ہوگئی ہے، صبح ہوگئی۔ اس وقت تک اذان نہ دیتے تھے۔‘‘

گزشتہ سال ایک دوست کو مَیں نے کہا تھا کہ آپ زیادہ دیر تک سحری کھاتے رہتے ہیں۔ اس بات پر انہوں نے شاید میری بات سن کے دوبارہ روزے رکھ لئے۔ لیکن اگر یہ وقت جو تھا اس وقت سے آگے نہیں لے کر گئے تھے پھر تو ٹھیک ہے۔ روزے رکھنے میں کوئی حرج نہیں تھا اور اب بھی ہر ایک جائزہ لے سکتا ہے۔ یہاں تو...... نہیں ہوتیں۔ صبح صادق کو دیکھنا ضروری ہے۔ جب پو پھٹتی ہے یعنی جب دھاری نمودار ہوتی ہے تو اس وقت تک سحری کھائی جا سکتی ہے۔

سحری پر حضرت مسیح موعود کی مہمان نوازی کی ایک اور مثال بھی ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب تحریر کرتے ہیں کہ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم نے بواسطہ لجنہ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر بیان کیا ہے کہ 1903ء کا ذکر ہے کہ مَیں اور ڈاکٹر صاحب مرحوم رُڑکی سے آئے۔ چار دن کی رخصت تھی۔ حضور نے پوچھا کہ سفر میں تو روزہ نہیں تھا؟ ہم نے کہا: نہیں۔ حضور نے ہمیں گلابی کمرہ رہنے کو دیا۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا ہم روزہ رکھیں گے۔ آپ نے فرمایا بہت اچھا۔ پھر فرمایا کہ آپ سفر میں ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا حضور! چند روز قیام کرنا ہے۔ دل چاہتا ہے روزہ رکھوں۔ آپ نے فرمایا کہ اچھا! ہم آپ کو کشمیری پراٹھے کھلائیں گے۔ ہم نے خیال کیا کہ کشمیری پراٹھے خدا جانے کیسے ہوں گے۔ جب سحری کا وقت ہوا اور ہم تہجد اور نوافل سے فارغ ہوئے اور کھانا آیا تو

حضرت اقدس مسیح موعود خود گلابی کمرے میں تشریف لائے (جو کہ مکان کی نچلی منزل میں تھا۔) حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مکان کے اوپر والی تیسری منزل پر رہا کرتے تھے۔ان کی بڑی اہلیہ کریم بی بی صاحبہ جن کو مولویانی کہا کرتے تھے کشمیری تھیں اور پراٹھے اچھے پکایا کرتی تھیں۔حضور نے یہ پراٹھے ان سے ہمارے واسطے پکوائے تھے۔پراٹھے گرما گرم اوپر سے آتے تھے اور حضور خود لے کر ہمارے آگے رکھتے تھے اور فرماتے تھے۔اچھی طرح کھاؤ۔مجھے تو شرم آتی تھی اور ڈاکٹر صاحب بھی شرمسار تھے مگر ہمارے دلوں پر جو اثر حضور کی شفقت اور عنایت کا تھا اس سے رُوئیں رُوئیں میں خوشی کا لرزہ پیدا ہو رہا تھا۔اتنے میں (نداء) ہوگئی تو حضور نے فرمایا کہ اور کھاؤ۔ابھی بہت وقت ہے۔فرمایا قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: كُلُوْا ......(البقرۃ:188)۔اس پر لوگ عمل نہیں کرتے۔ آپ کھائیں ابھی بہت وقت ہے (منادی) نے وقت سے پہلے (نداء) دے دی ہے۔(پھر کہتی ہیں) جب تک ہم کھاتے رہے حضور کھڑے رہے اور ٹہلتے رہے۔ہر چند ڈاکٹر صاحب نے عرض کیا کہ حضور تشریف رکھیں میں خود خادمہ سے پراٹھے پکڑ لوں گا یا میری بیوی لے لیں گی مگر حضور نے نہ مانا اور ہماری خاطر تواضع میں لگے رہے۔اس کھانے میں سالن بھی تھا اور دودھ سویاں وغیرہ بھی۔

بیشک اچھا کھانا تو کھائیں لیکن اس میں بھی اعتدال ہونا چاہئے۔روزہ رکھ کر یہ احساس بھی ہونا چاہئے کہ ہم نے روزہ رکھنا ہے اور رکھا ہے۔چنانچہ اس بارے میں حضرت مسیح موعود کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے يُرِيْدُ اللّٰهُ ......ہم یہ برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ تم ایمان لاؤ اور پھر تنگیوں میں بسر کرو۔اس لئے ہم نے روزے فرض کئے۔(اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے) تا تمہاری تنگیاں دُور ہوں۔یہ ایسا نکتہ ہے جو مومن کو مومن بناتا ہے۔ (یہ نکتہ بڑا یاد رکھنے والا ہے کہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے، تنگی نہیں چاہتا۔اور اس کی وضاحت کیا ہے۔) یہ ایسا نکتہ ہے جو مومن کو مومن بناتا ہے اور جو یہ ہے کہ روزے میں بھوکا رہنا یا دین کے لئے قربانی کرنا انسان کے لئے کسی نقصان کا موجب نہیں بلکہ سراسر فائدے کا باعث ہے۔جو یہ خیال کرتا ہے کہ رمضان میں انسان بھوکا رہتا ہے وہ قرآن کی تکذیب کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم بھوکے تھے ہم نے رمضان مقرر کیا تا تم روٹی کھاؤ۔پس معلوم ہوا کہ روٹی یہی ہے جو خدا تعالیٰ کھلاتا ہے اور اصل زندگی اسی سے ہے۔اس کے سوا جو روٹی ہے وہ روٹی نہیں پتھر ہیں جو کھانے والے کے لئے ہلاکت کا موجب ہیں۔مومن کا فرض ہے کہ جو لقمہ اس کے منہ میں جائے اس کے متعلق پہلے دیکھے کہ وہ کس کے لئے ہے۔اگر تو وہ خدا کے لئے ہے تو وہی روٹی ہے اور اگر نفس کے لئے ہے تو وہ روٹی نہیں۔‘‘

پس سحری اگر اللہ تعالیٰ کے حکم سے کھائی جارہی ہے تو اگر اچھی بھی کھائی جارہی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی خاطر ہے اور وہ جس طرح کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں برکت ہے۔اور پھر اگر پیٹ بھرنا ہے اور اچھی خوراک کھانا ہے اور مزہ لینا ہے تو پھر وہ نفس کے لئے ہے۔پھر آگے حضرت مصلح موعود نے وضاحت کی ہے کہ ’’جو کپڑا خدا کے لئے پہنا جائے وہی لباس ہے۔جو نفس کے لئے پہنا جاتا ہے وہ ننگا ہے۔دیکھو کیسے لطیف پیرائے میں بتایا کہ جب تک خدا کے لئے تکالیف اور مصائب برداشت نہ کرو تم سہولت نہیں اٹھا سکتے۔اس سے ان لوگوں کے خیال کا بھی اِبطال ہو جاتا ہے جو بقول حضرت مسیح موعود رمضان کو موٹے ہونے کا ذریعہ بنا لیتے ہیں۔(بعض لوگ ایسے ہیں جن کے وزن رمضان میں کم ہونے کے بجائے بڑھ جاتے ہیں۔) حضور فرمایا کرتے تھے کہ بعض لوگوں کے لئے تو رمضان ایسا ہی ہوتا ہے جیسے گھوڑے کے لئے خوید۔(یعنی گندم اور جَو کی اچھی اعلیٰ خوراک ہوتی ہے۔) وہ لوگ جو ہیں ان دنوں میں خوب گھی، مٹھائیاں اور مرغن اغذیہ کھاتے ہیں اور اسی طرح موٹے ہو کر نکلتے ہیں جس طرح خوید کے بعد گھوڑا۔یہ چیز بھی رمضان کی برکت کو کم کرنے والی ہے۔

اب ایک طرف حکم ہے کہ سحری کھاؤ اس میں برکت ہے۔افطاری کرو اس میں برکت ہے۔لیکن دوسری طرف اگر صرف کھانا ہی مقصد ہو تو ایک یہ چیز اس برکت کو کم بھی کر دیتی ہے۔پس اعتدال ضروری ہے۔اچھا کھاؤ لیکن اعتدال کے ساتھ۔

سفر اور بیماری میں روزہ جائز نہیں۔حضرت مصلح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں ’’مجھے خوب یاد ہے کہ غالبًا مرزا یعقوب بیگ صاحب جو آجکل غیر مبائع ہیں اور ان کے لیڈروں میں سے ہیں ایک دفعہ باہر سے آئے۔عصر کا وقت تھا۔حضرت مسیح موعود نے زور دیا کہ روزہ کھول دیں اور فرمایا سفر میں روزہ جائز نہیں۔اسی طرح ایک دفعہ بیماریوں کا ذکر ہوا تو فرمایا۔ہمارا یہی مذہب ہے کہ رخصتوں سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔دین سختی نہیں بلکہ آسانی سکھاتا ہے۔حضرت مسیح موعود فرماتے تھے وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ بیمار اور مسافر اگر روزہ رکھ سکے تو رکھ لے، ہم اس کو درست نہیں سمجھتے۔اس سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے محی الدین ابن عربی کا قول بیان کیا کہ سفر اور بیماری میں روزہ رکھنا آپ جائز نہیں سمجھتے تھے اور ان کے نزدیک ایسی حالت میں رکھا ہوا روزہ دوبارہ رکھنا چاہئے۔حضرت مسیح موعود نے یہ سن کر فرمایا ہاں ہمارا بھی یہی عقیدہ ہے۔

حضرت مصلح موعود نے ایک اور موقع پر فرمایا جبکہ آپ خطاب فرما رہے تھے کہ مجھے ایک سوال پیش کیا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود نے روزے کے متعلق یہ فتویٰ دیا ہے کہ ’’مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا‘‘ اور حضرت مصلح موعود کو انہوں نے کہا ہے کہ الفضل میں یہ اعلان آپ کی طرف سے شائع کیا گیا ہے کہ احمدی احباب جو سالانہ جلسے پر آئیں وہ یہاں آکر روزے رکھ سکتے ہیں۔(جلسہ سالانہ کے دنوں میں رمضان آ گیا تھا اور جلسہ انہی دنوں میں ہوا لیکن جنہوں نے روزے رکھنے تھے وہ روزے بھی رکھتے رہے۔) مگر جو نہ رکھیں اور بعد میں رکھیں ان پر بھی کوئی اعتراض نہیں۔(یہ اعلان شائع ہوا ہے۔) اس کے متعلق حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ’’اوّل تو میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میرا کوئی فتویٰ الفضل میں شائع نہیں ہوا۔ہاں ایک فتویٰ حضرت مسیح موعود کا میری روایت سے چھپا ہے۔اصل بات یہ ہے کہ زمانہ خلافت کے پہلے ایام میں سفر میں روزہ رکھنے سے مَیں منع کیا کرتا تھا کیونکہ مَیں نے حضرت مسیح موعود کو دیکھا تھا کہ آپ مسافر کو روزہ رکھنے کی اجازت نہ دیتے تھے۔ایک دفعہ میں نے دیکھا کہ مرزا ایوب بیگ صاحب رمضان میں آئے اور انہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا لیکن عصر کے وقت جبکہ وہ آئے حضرت مسیح موعود نے یہ کہہ کر روزہ کھلوا دیا کہ سفر میں روزہ رکھنا ناجائز ہے۔اس پر اتنی لمبی بحث اور گفتگو ہوئی جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے سمجھا کہ شاید کسی کو ٹھوکر نہ لگ جائے۔اس لئے آپ نے ابن عربی کا قول پیش کیا کہ وہ بھی یہی کہتے ہیں۔حضرت مصلح موعود کہتے ہیں اس واقعہ کا مجھ پر یہ اثر تھا کہ میں سفر میں روزہ رکھنے سے روکتا تھا۔اتفاق ایسا ہوا کہ ایک رمضان میں مولوی عبداللہ سنوری صاحب یہاں رمضان گزارنے کے لئے آئے تو انہوں نے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ باہر سے آنے والوں کو روزہ رکھنے سے منع کرتے ہیں۔مگر میری روایت ہے کہ یہاں ایک صاحب آئے اور انہوں نے حضرت مسیح موعود سے عرض کیا کہ مجھے یہاں ٹھہرنا ہے اس دوران میں روزے رکھوں یا نہ رکھوں؟ (پہلے دو واقعات بھی گزر چکے ہیں کہ مسافر قادیان میں آکے روزے رکھتے رہے تھے) اس پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ ہاں آپ روزے رکھ سکتے ہیں کیونکہ قادیان احمدیوں کے لئے وطن ثانی ہے۔(حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں) گو مولوی عبداللہ صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود کے بڑے مقرب تھے مگر میں نے صرف ان کی روایت کو قبول نہیں کیا۔اور لوگوں کی بھی اس بارے میں شہادت لی تو معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود قادیان کی رہائش کے ایام میں روزہ رکھنے کی اجازت دیتے تھے۔البتہ آنے اور جانے کے دن روزہ رکھنے کی اجازت نہ دیتے تھے۔اس وجہ سے مجھے پہلا خیال بدلنا پڑا۔پھر جب اس دفعہ رمضان میں سالانہ جلسہ آنے والا تھا اور سوال اٹھا کہ آنے والوں کو روزہ رکھنا چاہئے یا نہیں تو ایک صاحب نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود کے زمانے میں جب جلسہ رمضان میں آیا تو ہم نے خود مہمانوں کو سحری کھلائی تھی۔ان حالات میں جب مَیں نے یہاں جلسہ پر آنے والوں کو روزہ رکھنے کی اجازت دی تو یہ بھی حضرت مسیح موعود کا ہی فتویٰ ہے۔پہلے علماء تو سفر میں روزہ رکھنا بھی جائز قرار دیتے رہے ہیں اور آجکل کے سفر کو تو غیر (از جماعت) مولوی سفر ہی نہیں قرار دیتے۔لیکن حضرت مسیح موعود نے سفر میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔پھر آپ نے ہی یہ بھی فرمایا کہ یہاں قادیان میں آکے روزہ رکھنا جائز ہے۔اب یہ نہیں ہونا چاہئے کہ ہم آپ کا ایک فتویٰ تو لے لیں اور دوسرا چھوڑ دیں۔اس طرح تو وہی بات بن جاتی ہے جو کسی پٹھان کے متعلق مشہور ہے۔ پٹھان فقہ کے بہت پابند ہوتے ہیں۔ایک پٹھان طالبعلم تھا جس نے فقہ میں پڑھا کہ نماز حرکت کبیرہ سے ٹوٹ جاتی ہے۔جب اس نے حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پڑھا کہ آپ

نے ایک دفعہ حرکت کی تو کہنے لگا اوہ! رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ٹوٹ گئی کیونکہ قدوری میں لکھا ہے کہ حرکت کبیرہ سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔(......تو آپ فرماتے ہیں) غرض جس نے یہ فتویٰ دیا کہ سفر میں روزہ نہیں رکھنا چاہئے۔ اسی نے یہ بھی فرمایا کہ قادیان احمدیوں کا وطن ثانی ہے یہاں روزہ رکھنا جائز ہے۔ اس لئے یہاں روزہ رکھنا آپ ہی کے فتوے کے مطابق ہوا۔ گو اس کی اَور بھی وجوہات ہیں۔ (الفضل 4 جنوری 1934ء صفحہ 4-3 جلد 21 نمبر 80)

قیام کے دوران روزوں کے بارے میں حضرت سید محمد سرور شاہ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ روزوں کی بابت حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ اگر کسی شخص نے ایک جگہ پر تین دن سے زائد اقامت کرنی ہو تو پھر وہ روزے رکھے اور اگر تین دن سے کم اقامت کرنی ہو تو روزے نہ رکھے اور اگر قادیان میں کم دن ٹھہرنے کے باوجود روزے رکھ لے تو پھر روزے دوبارہ رکھنے کی ضرورت نہیں۔

کیونکہ قادیان وطن ثانی ہے اس میں تین دن سے کم وقت میں بھی اگر رکھنا چاہے تو رکھ سکتا ہے لیکن باقی جگہوں پر تین دن اگر قیام ہے تو روزے رکھ سکتا ہے۔

مسافر اور مریض روزہ نہ رکھیں۔ اس بارے میں ایک روایت ہے کہ حضرت اقدس یہ معلوم کر کے کہ لاہور سے ایک شخص شیخ محمد چٹّو صاحب آئے ہیں اور دوسرے احباب بھی آئے ہیں تو حضرت مسیح موعود اپنے خُلقِ عظیم کی بناء پر باہر نکلے۔ غرض یہ تھی کہ باہر سیر کو نکلیں گے۔ احباب سے ملاقات کی تقریب ہو جائے گی۔ جو لوگ آئے ہیں ان سے ملاقات ہو جائے گی۔ دوسرے لوگوں کو بھی پتہ لگ گیا تھا کہ حضرت مسیح موعود باہر تشریف لائیں گے اس لئے بہت سارے لوگ چھوٹی (بیت) میں (بیت) مبارک میں) موجود تھے۔ جب حضرت اقدس اپنے دروازے سے باہر آئے تو معمول کے موافق خدام پروانہ وار آپ کی طرف دوڑے۔ آپ نے شیخ صاحب کی طرف دیکھ کر بعد سلام مسنون خیریت پوچھی کہ آپ اچھی طرح سے ہیں؟ پرانے ملنے والوں میں سے ہیں اور انہوں نے بابا چٹّو جو آئے تھے انہوں نے کہا کہ بڑا شکر ہے۔ حضرت اقدس نے حکیم محمد حسین قریشی صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ یہ آپ کا فرض ہے کہ ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ ان کے کھانے ٹھہرنے کا پورا انتظام کر دو۔ جس چیز کی ضرورت ہو مجھ سے کہو اور میاں نجم الدین کو تاکید کر دو کہ ان کے کھانے کے لئے جو مناسب ہو اور پسند کریں وہ تیار کریں۔ حکیم صاحب نے کہا بہت اچھا۔(-) تکلیف نہیں ہوگی اور پھر حضرت اقدس نے ان مہمان سے پوچھا کہ آپ نے روزہ تو نہیں رکھا ہوا۔ انہوں نے کہا مجھے تو روزہ ہے میں نے رکھ لیا ہے۔ یہ احمدی نہیں تھے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ قرآن شریف کی رخصتوں پر عمل کرنا بھی تقویٰ ہے۔ خدا تعالیٰ نے مسافر و بیمار کو دوسرے وقت رکھنے کی اجازت و رخصت دی ہے۔ اس لئے اس حکم پر بھی تو عمل رکھنا چاہئے۔ آپ نے فرمایا میں نے پڑھا ہے کہ اکثر اکابر اس طرف گئے ہیں کہ اگر کوئی حالت سفر یا بیماری میں روزہ رکھتا ہے تو یہ معصیت ہے۔ گناہ ہے۔ کیونکہ غرض تو اللہ تعالیٰ کی رضا ہے نہ اپنی مرضی اور اللہ تعالیٰ کی رضا فرمانبرداری میں ہے۔ جو حکم وہ دے اس کی اطاعت کی جاوے اور اپنی طرف سے اس پر حاشیہ نہ چڑھایا جاوے۔ اس نے تو یہی حکم دیا ہے کہ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ ......۔ اس میں کوئی قید اور نہیں لگائی کہ ایسا سفر ہو یا ایسی بیماری ہو۔ مَیں سفر کی حالت میں روزہ نہیں رکھتا اور ایسا ہی بیماری کی حالت میں۔ چنانچہ آج بھی میری طبیعت اچھی نہیں تو مَیں نے روزہ نہیں رکھا۔ چلنے پھرنے سے بیماری میں کچھ کمی ہوتی ہے اس لئے باہر جاؤں گا۔ (ان مہمان سے پوچھا) کیا آپ بھی چلیں گے؟ بابا چٹّو نے کہا نہیں، میں تو نہیں جا سکتا۔ آپ ہو آئیں۔ یہ حکم تو بیشک ہے مگر سفر میں کوئی تکلیف نہیں پھر کیوں روزہ نہ رکھا جاوے۔ حضرت اقدس نے فرمایا یہ تو آپ کی اپنی رائے ہے۔ قرآن شریف نے تو تکلیف یا عدم تکلیف کا کوئی ذکر نہیں فرمایا۔ اب آپ بہت بوڑھے ہو گئے ہیں۔ زندگی کا اعتبار کچھ نہیں۔ انسان کو وہ راہ اختیار کرنی چاہئے جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہو جاوے اور صراط مستقیم مل جاوے۔ اس پر بابا صاحب نے کہا کہ مَیں تو اسی لئے آیا ہوں کہ آپ سے کچھ فائدہ اٹھاؤں۔ اگر یہی راہ سچی ہے تو ایسا نہ ہو کہ ہم غفلت ہی میں مر جاویں۔ حضرت اقدس نے فرمایا: ہاں یہ بہت عمدہ بات ہے۔ پھر فرمایا کہ میں تھوڑی دور ہو آؤں۔ آپ آرام کریں۔''

(ماخوذ از الحکم مورخہ 31 جنوری 1907ء صفحہ 14 جلد 11 نمبر 4)

بیمار اور مسافر کے روزہ رکھنے کا ذکر حضرت مسیح موعود کی مجلس میں ہوا۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے پھر وہی قول بیان فرمایا کہ شیخ ابن عربی کا قول ہے کہ بیمار یا مسافر روزے کے دنوں میں روزہ رکھ لے تو پھر بھی اسے صحت پانے پر ماہ رمضان کے گذرنے کے بعد روزہ رکھنا فرض ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ ...... (البقرۃ:185)۔ جو تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں ہو وہ ماہ رمضان کے بعد کے دنوں میں روزے رکھے۔ اس میں خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ جو مریض یا مسافر اپنی ضد سے یا اپنے دل کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے انہی ایام میں روزے رکھے تو پھر بعد میں رکھنے کی اس کو ضرورت نہیں۔ خدا تعالیٰ کا صریح حکم یہ ہے کہ وہ بعد میں روزے رکھے۔ بعد کے روزے اس پر بہرحال فرض ہیں۔ درمیان کے روزے اگر وہ رکھے تو یہ امر زائد ہے اور اس کے دل کی خواہش ہے۔ اس سے خدا تعالیٰ کا وہ حکم جو بعد میں رکھنے کے متعلق ہے ٹل نہیں سکتا۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا کہ جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ صیام میں روزے رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ مرض سے صحت پانے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد وہ روزے رکھے۔ خدا تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کرنا چاہئے کیونکہ نجات فضل سے ہے نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کر سکتا ہے''۔ زور سے نجات نہیں حاصل کی جا سکتی۔ فرمایا کہ ''خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا بلکہ حکم عام ہے اور اس پر عمل کرنا چاہئے۔ مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا۔''

ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب تحریر کرتے ہیں کہ میاں رحمت اللہ صاحب ولد حضرت میاں عبداللہ سنوری صاحب روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور لدھیانہ تشریف لائے۔ رمضان شریف کا مہینہ تھا۔ ہم سب غوث گڑھ سے ہی روزہ رکھ کر لدھیانہ گئے۔ حضور نے والد صاحب مرحوم سے خود دریافت فرمایا یا کسی اور سے معلوم ہوا (یہ مجھے یاد نہیں) کہ یہ سب غوث گڑھ سے آنے والے روزہ دار ہیں۔ حضور نے فرمایا میاں عبداللہ! خدا کا حکم جیسا روزہ رکھنے کا ہے ویسا ہی سفر میں نہ رکھنے کا ہے۔ آپ سب روزے افطار کر دیں۔ ظہر کے بعد کا یہ ذکر ہے۔'' چنانچہ سب کے روزے کھلوا دیئے گئے۔

پھر ایک اور روایت ہے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے یہ تحریر فرمائی ہے کہ میاں عبداللہ سنوری صاحب نے بیان کیا کہ ''اوائل زمانہ کی بات ہے کہ ایک دفعہ رمضان کے مہینے میں کوئی مہمان یہاں حضرت صاحب کے پاس آئے۔ اسے اس وقت روزہ تھا اور دن کا زیادہ حصہ گذر چکا تھا بلکہ شاید عصر کے بعد کا وقت تھا۔ حضرت صاحب نے اسے فرمایا آپ روزہ کھول دیں۔ اس نے عرض کیا کہ اب تھوڑا سا دن رہ گیا ہے اب کیا کھولنا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آپ سینہ زوری سے خدا تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ سینہ زوری سے نہیں بلکہ فرمانبرداری سے راضی ہوتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے یہ فرما دیا ہے کہ مسافر روزہ نہ رکھیں تو نہیں رکھنا چاہئے۔ اس پر اس نے روزہ کھول دیا۔''

اسی طرح حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی تحریر کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور حضرت منشی اروڑے خان صاحب اور حضرت خانصاحب محمد خان صاحب لدھیانہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ رمضان کا مہینہ تھا مَیں نے روزہ رکھا ہوا تھا اور میرے رفقاء نے نہیں رکھا تھا۔ جب ہم حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے تو تھوڑا سا وقت غروب آفتاب میں باقی تھا۔ (سورج ڈوبنے والا تھا) حضرت کو انہوں نے کہا کہ ظفر احمد نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود فوراً اندر تشریف لے گئے اور شربت کا ایک گلاس لے کر آئے اور فرمایا روزہ کھول دو۔ سفر میں روزہ نہیں چاہئے۔ میں نے تعمیل ارشاد کی اور اس کے بعد بوجہ مقیم ہونے کے ہم (وہاں کچھ دن ٹھہرنا تھا) روزہ رکھنے لگے۔ افطاری کے وقت حضرت اقدس خود تین گلاس ایک بڑے تھال میں رکھ کر لائے۔ ہم روزہ کھولنے لگے۔ (کیونکہ بعد کے دنوں میں وہاں قیام تھا اس لئے پھر انہوں نے روزے رکھے۔ اس قیام کے دوران ان دنوں میں جو روزے رکھے ہوئے تھے۔ ایک دن حضرت مسیح موعود افطاری کے وقت تھال میں رکھ کر ٹرے میں شربت کے تین بڑے گلاس لائے اور ہم اس سے روزہ کھولنے لگے۔ تو میں نے عرض کیا کہ حضور منشی جی کو یعنی منشی اروڑے خانصاحب کو ایک گلاس میں کیا ہوتا ہے۔ (سارا دن کا روزہ ہے ایک ایک گلاس آپ پانی کا لائے ہیں اس سے ان کا کیا بنے گا۔) حضرت مسیح موعود مسکرائے اور

جھٹ اندر تشریف لے گئے اور ایک بڑا لوٹا شربت کا بھر کر لائے اور منشی جی کو پلایا۔ منشی جی یہ سمجھ کر کہ حضرت اقدس کے ہاتھ سے شربت پی رہا ہوں، پیتے رہے اور ختم کر دیا۔ ایک بڑا جگ لے کر آئے وہ ختم کر دیا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایک روایت تحریر کرتے ہیں کہ ملک مولا بخش صاحب پنشنر نے بواسطہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود رمضان شریف میں امرتسر میں تشریف لائے۔ آپ کا لیکچر منڈوا بابو گھنیا لعل (جس کا نام اب بندے ماترم پال ہے) میں ہوا۔ بوجہ سفر کے حضور کو روزہ نہ تھا۔ لیکچر کے دوران مفتی فضل الرحمٰن صاحب نے چائے کی پیالی پیش کی۔ حضور نے توجہ نہ فرمائی۔ پھر وہ اور آگے ہوئے۔ پھر بھی حضور مصروف لیکچر رہے۔ پھر مفتی صاحب نے پیالی بالکل قریب کر دی تو حضور نے لے کر چائے پی لی۔ اس پر لوگوں نے شور مچا دیا کہ یہ ہے رمضان شریف کا احترام۔ روزے نہیں رکھتے اور...... لیکچر بند ہو گیا اور حضور پس پردہ ہو گئے۔ (پیچھے چلے گئے) گاڑی دوسری طرف دروازے کے سامنے لائی گئی اور حضور اس میں داخل ہو گئے۔ لوگوں نے اینٹ پتھر وغیرہ مارنے شروع کئے اور بہت ہلڑ مچایا۔ گاڑی کا شیشہ ٹوٹ گیا مگر حضور بخیر و عافیت قیامگاہ پہنچ گئے۔ یہ بیان کرتے ہیں کہ بعد میں سنا گیا کہ ایک غیر (از جماعت) مولوی یہ کہتا تھا کہ اَج لوکاں نے مرزے نوں نبی بنا دِتّا۔ یہ میں نے خود ان کے منہ سے تو نہیں سنا۔ پھر آگے بیان کرتے ہیں کہ حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کے ساتھ ہم باہر نکلے۔ تو اس وقت ان کی خدمت میں عرض کی کہ لوگ اینٹ پتھر مار رہے ہیں ابھی تک شور شرابا ہے۔ ذرا ٹھہر جائیں۔ تو حضرت خلیفہ اول نے فرمایا 'وہ گیا جسے مارتے تھے۔ مجھے کون مارتا ہے'۔ چونکہ اس موقع پر مفتی فضل الرحمٰن صاحب کے چائے پیش کرنے پر یہ سب گڑبڑ ہوئی تھی، (یہ فساد پیدا ہوا تھا، لوگوں نے شور مچایا تھا) اس لئے سب آدمی ان کو کہتے تھے کہ تم نے ایسا کیوں کیا۔ سب احمدی ان کے پیچھے پڑ گئے کہ تمہاری وجہ سے یہ سب کچھ ہوا ہے۔ روایت کرنے والے کہتے ہیں کہ میں نے بھی ان کو ایسا کہا۔ وہ بیچارے تنگ آ گئے اور کہتے ہیں بعد میں میاں عبدالخالق صاحب مرحوم احمدی نے مجھے بتایا کہ جب یہ معاملہ حضور کے سامنے پیش ہوا کہ مفتی صاحب نے خواہ مخواہ لیکچر خراب کر دیا تو حضور نے فرمایا مفتی صاحب نے کوئی برا کام نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ کا ایک حکم ہے کہ سفر میں روزہ نہ رکھا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے فعل سے اس حکم کی اشاعت کا موقع پیدا کر دیا۔ (یہ جواب تھا حضرت مسیح موعود کا۔ جب یہ جواب حضرت مفتی صاحب نے سنا تو لکھنے والے لکھتے ہیں کہ) پھر تو مفتی صاحب اور بھی شیر ہو گئے۔

بیمار ہونے پر روزہ کھول دینا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب تحریر کرتے ہیں کہ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے بیان کیا کہ ایک دفعہ لدھیانہ میں حضرت مسیح موعود نے رمضان کا روزہ رکھا ہوا تھا کہ دل گھٹنے کا دورہ ہوا اور ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو گئے۔ اس وقت غروب آفتاب کا وقت بہت قریب تھا مگر آپ نے فوراً روزہ توڑ دیا۔ آپ ہمیشہ شریعت میں سہل راستے کو اختیار فرمایا کرتے تھے۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں کہ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حدیث میں حضرت عائشہ کی روایت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی یہی ذکر آتا ہے کہ آپ ہمیشہ دو جائز رستوں میں سے سہل رستے کو پسند فرماتے تھے۔"

یہ سوال ہوا کہ بعض اوقات رمضان ایسے موسم میں آتا ہے کہ کاشتکاروں سے جبکہ کام کی کثرت ہو مثلاً بیجائی ہو رہی ہے یا کٹائی ہو رہی ہے، ایسے ہی مزدوروں سے جن کا گزارہ مزدوری پر ہے روزہ نہیں رکھا جاتا۔ تو اس کی نسبت کیا ارشاد ہے؟ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔ یہ لوگ اپنی حالتوں کو مخفی رکھتے ہیں۔ ہر شخص تقویٰ و طہارت سے اپنی حالت سوچ لے۔ اگر کوئی اپنی جگہ مزدوری پر رکھ سکتا ہے تو ایسا کرے ورنہ مریض کے حکم میں ہے پھر جب میسر ہو رکھ لے۔ (خاص طور پر گرمی کے دن لمبے ہوتے ہیں اور ان ممالک میں شدید گرمی ہوتی ہے۔ وہاں کے بارے میں ہے کہ مزدوری کی وجہ سے بعد میں رکھ لیں اور وَعَلَی الَّذِیْنَ...... کی نسبت فرمایا "اس کے معنی یہ ہیں کہ جو طاقت نہیں رکھتے۔"

رمضان میں جن سے روزے نہیں رکھے جاتے وہ فدیہ دیتے ہیں ان کے لئے کیا حکم ہے؟ اس بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میرے دل میں آیا کہ فدیہ کس لئے مقرر کیا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے ہے تا کہ روزے کی توفیق اس سے حاصل ہو۔ خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شئے خدا تعالیٰ ہی سے طلب کرنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ تو قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزے کی طاقت عطا کر سکتا ہے۔ تو فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہو جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ پس میرے نزدیک خوب ہے کہ دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ طاقت بخش دے گا۔"

حضرت مصلح موعود تحریر فرماتے ہیں کہ "فدیہ دے دینے سے روزہ اپنی ذات میں ساقط نہیں ہو جاتا بلکہ یہ محض اس بات کا فدیہ ہے کہ ان مبارک ایام میں وہ کسی جائز شرعی عذر کی بنا پر باقی (-) کے ساتھ مل کر یہ عبادت ادا نہیں کر سکا۔ آگے یہ عذر دو قسم کے ہوتے ہیں ایک عارضی اور ایک مستقل۔ فدیہ بشرط استطاعت ان دونوں حالتوں میں دینا چاہئے۔ غرضیکہ خواہ کوئی فدیہ بھی دے دے بہر حال سال دو سال یا تین سال کے بعد جب بھی اس کی صحت اجازت دے اسے پھر روزے رکھنے ہوں گے سوائے اس صورت کے کہ پہلے مرض عارضی تھا اور صحت ہونے کے بعد ارادہ ہی کرتا رہا کہ آج رکھتا ہوں، کل رکھتا ہوں کہ اس دوران میں اس کی صحت پھر مستقل طور پر خراب ہو جائے۔ باقی جو بھی کھانا کھلانے کی طاقت رکھتا ہو اگر وہ مریض یا مسافر ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ رمضان میں ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ دے اور دوسرے ایام میں روزے رکھے۔ یہی حضرت مسیح موعود کا مذہب تھا اور حضرت مسیح موعود ہمیشہ فدیہ بھی دیتے تھے اور بعد میں روزے بھی رکھتے تھے اور اسی کی دوسروں کو تاکید بھی فرمایا کرتے تھے۔"

حضرت مسیح موعود سے ایک سوال پیش ہوا کہ جو شخص روزہ رکھنے کے قابل نہ ہو، اس کے عوض مسکین کو کھانا کھلانا چاہے۔ اس کھانے کی رقم قادیان کے یتیم فنڈ میں بھیجنا جائز ہے یا نہیں (یا جو بھی اب جماعتی نظام ہے اس میں دینا جائز ہے کہ نہیں)؟ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ ایک ہی بات ہے خواہ اپنے شہر میں مسکین کو کھلائے یا یتیم اور مسکین فنڈ میں بھیج دے۔" اپنا کوئی واقف کار ہے کسی کے روزے کھلوانے ہیں تو وہاں بھی کھلوائے جا سکتے ہیں۔

بے خبری میں کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ ایک خط سے یہ سوال آپ کی خدمت میں پیش ہوا کہ میں بوقت سحر بماہ رمضان اندر بیٹھا ہوا بے خبری سے کھاتا پیتا رہا۔ جب باہر نکل کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ سفیدی ظاہر ہو گئی ہے۔ کیا وہ روزہ میرے اوپر رکھنا لازم ہے یا نہیں؟ (دیر تک سحری کھاتا رہا۔ سفیدی ظاہر ہو چکی تھی) آپ نے فرمایا کہ بے خبری میں کھایا پیا تو اس پر اس روزہ کے بدلے میں دوسرا روزہ لازم نہیں آتا۔" اگر بے خبری میں کھا لیا پھر کوئی حرج نہیں۔

عمر کا سوال کہ کس عمر میں روزہ رکھنا چاہئے؟ کئی بچے بھی پوچھتے ہیں۔ بڑے بھی پوچھتے ہیں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ "یہ امر یاد رکھنا چاہئے کہ شریعت نے چھوٹی عمر کے بچوں کو روزہ رکھنے سے منع کیا ہے لیکن بلوغت کے قریب انہیں کچھ روزے رکھنے کی مشق ضرور کرانی چاہئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ مجھے جہاں تک یاد ہے حضرت مسیح موعود نے مجھے پہلا روزہ رکھنے کی اجازت بارہ یا تیرہ سال کی عمر میں دی تھی۔ لیکن بعض بیوقوف چھ سات سال کے بچوں سے روزے رکھواتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہمیں اس کا ثواب ہوگا۔ یہ ثواب کا کام نہیں بلکہ ظلم ہے کیونکہ یہ عمر نشوونما کی ہوتی ہے۔ ہاں ایک عمر وہ ہوتی ہے کہ بلوغت کے دن قریب ہوتے ہیں اور روزہ فرض ہونے والا ہی ہوتا ہے۔ اس وقت ان کو روزوں کی ضرور مشق کرانی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود کی اجازت اور (طریق) کو اگر دیکھا جائے تو بارہ تیرہ سال کے قریب کچھ کچھ مشق کرانی چاہئے اور ہر سال چند روزے رکھوانے چاہئیں یہاں تک کہ اٹھارہ سال کی عمر ہو جائے جو میرے نزدیک روزہ کی بلوغت کی عمر ہے۔ مجھے پہلے سال صرف ایک روزہ رکھنے کی حضرت مسیح موعود نے اجازت دی تھی۔ (بارہ تیرہ سال میں جب روزے کی اجازت دلوائی تھی تو صرف ایک روزہ رکھوایا تھا۔) اس عمر میں تو صرف شوق ہوتا ہے۔ اس شوق کی وجہ سے بچے زیادہ روزے رکھنا چاہتے ہیں مگر یہ ماں باپ کا کام ہے کہ انہیں روکیں۔ پھر ایک عمر ایسی ہوتی ہے کہ اس میں چاہئے کہ بچوں کو جرأت دلائیں کہ وہ کچھ روزے ضرور رکھیں۔ (بچپن میں ماں

باپ کا کام ہے روکیں، زیادہ نہ رکھنے دیں۔ پھر جب جوانی کی عمر آ رہی ہے تو پھر جرأت دلائیں اور ان سے روزے رکھوائیں) اور ساتھ ہی یہ بھی دیکھتے رہیں کہ وہ زیادہ نہ رکھیں اور دیکھنے والوں کو بھی اس پر اعتراض نہ کرنا چاہئے کہ یہ سارے روزے کیوں نہیں رکھتا۔ کیونکہ اگر بچہ اس عمر میں سارے روزے رکھے گا تو آئندہ نہیں رکھ سکے گا۔ اسی طرح بعض بچے خلقی لحاظ سے کمزور ہوتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ بعض لوگ اپنے بچوں کو میرے پاس ملاقات کے لئے لاتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ اس کی عمر پندرہ سال ہے حالانکہ وہ دیکھنے میں سات آٹھ سال کے معلوم ہوتے ہیں۔ (اکثر یوں ہی ہوتا ہے۔ میرے پاس بھی ایسے آتے ہیں۔) اور فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ ایسے بچے روزے کے لئے شاید اکیس سال کی عمر میں بالغ ہوں۔ اس کے مقابلے میں ایک مضبوط بچہ غالباً پندرہ سال کی عمر میں ہی اٹھارہ سال کے برابر ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ میرے ہی ان الفاظ کو پکڑ کر بیٹھ جائے کہ روزے کی بلوغت کی عمر اٹھارہ سال ہے تو نہ وہ مجھ پر ظلم کرے گا نہ خدا تعالیٰ پر بلکہ اپنی جان پر آپ ظلم کرے گا۔ اسی طرح اگر کوئی چھوٹی عمر کا بچہ پورے روزے نہ رکھے اور لوگ اس پر طعن کریں تو وہ طعن کرنے والے بھی اپنی جان پر ظلم کریں گے۔''

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ جو حضرت مسیح موعود کی بڑی صاحبزادی تھیں کہتی ہیں قبل بلوغت کم عمری میں آپ روزہ رکھوانا پسند نہیں کرتے تھے۔ بس ایک آدھ رکھ لیا کافی ہے۔ حضرت اماں جان نے میرا پہلا روزہ رکھوایا تو بڑی دعوت افطار دی۔ یعنی جو خواتین جماعت تھیں سب کو بلایا تھا۔ اس رمضان کے بعد دوسرے یا تیسرے رمضان میں مَیں نے روزہ رکھ لیا اور حضرت مسیح موعود کو بتایا کہ آج میرا روزہ پھر ہے۔ آپ حجرہ میں تشریف رکھتے تھے۔ پاس سٹول پر دو پان لگے رکھے تھے۔ غالباً حضرت اماں جان بنا کر رکھ گئی ہوں گی۔ آپ نے ایک پان اٹھا کر مجھے دیا کہ لو یہ پان کھا لو تم کمزور ہو۔ ابھی روزہ نہیں رکھنا۔ توڑ ڈالو روزہ۔ میں نے پان تو کھا لیا مگر آپ سے کہا کہ صالحہ (یعنی ممانی جان مرحومہ۔ چھوٹے ماموں جان کی اہلیہ محترمہ) نے بھی روزہ رکھا ہوا ہے۔ وہ بھی اس وقت چھوٹی عمر کی تھیں ان کا بھی تڑوا دیں۔ فرمایا بلاؤ اس کو بھی۔ مَیں بلا لائی۔ وہ آئیں تو ان کو بھی دوسرا پان اٹھا کر دیا اور فرمایا لو یہ کھا لو۔ تمہارا روزہ نہیں ہے۔ فرماتی ہیں کہ غالباً میری عمر دس سال کی ہوگی۔

اسی طرح تراویح کے بارے میں بعض سوال ہیں۔ اکمل صاحب آف گولیکی نے بذریعہ تحریر حضرت مسیح موعود سے دریافت کیا کہ رمضان شریف میں رات کو اٹھنے اور نماز پڑھنے کی تاکید ہے لیکن عموماً محنتی مزدور، زمیندار لوگ جو ایسے اعمال کے بجا لانے میں غفلت دکھاتے ہیں اگر اوّل شب میں ان کو گیارہ رکعت بجائے آخر شب کے پڑھا دی جائے تو کیا جائز ہوگا؟ حضرت اقدس نے جواب میں فرمایا کہ کچھ حرج نہیں۔ پڑھ لیں۔''

تراویح کے متعلق عرض ہوا کہ جب یہ تہجد ہے تو بیس رکعات پڑھنے کی نسبت کیا ارشاد ہے کیونکہ تہجد تو مع وتر گیارہ یا تیرہ رکعت ہے۔ فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت دائمی تو وہی آٹھ رکعات ہیں اور آپ تہجد کے وقت ہی پڑھا کرتے تھے اور یہی افضل ہے مگر پہلی رات بھی پڑھ لینا جائز ہے۔ (مناسب تو یہی ہے کہ تہجد کے وقت اٹھ کے آٹھ رکعت پڑھا جائے لیکن اگر پہلی رات پڑھ لو تو پھر بھی جائز ہے۔) ایک روایت میں ہے کہ آپ نے رات کے اول حصہ میں اُسے پڑھا۔ بیس رکعات بعد میں پڑھی گئیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وہی تھی جو پہلے بیان ہوئی۔''

یہ جو بیس رکعات یا زیادہ رکعات والی باتیں ہیں یہ تو بعد کی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت آٹھ رکعت تہجد ہے۔

ایک صاحب نے حضرت اقدس کی خدمت میں خط لکھا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ سفر میں نماز کس طرح پڑھنی چاہئے اور تراویح کے متعلق کیا حکم ہے۔ فرمایا سفر میں دوگانہ سنت ہے۔ تراویح بھی سنت ہے۔ پڑھا کریں اور کبھی گھر میں تنہائی میں پڑھ لیں کیونکہ تراویح دراصل تہجد ہے۔ کوئی نئی نماز نہیں ہے۔ وتر جس طرح پڑھتے ہو بیشک پڑھو۔''

پس یہ چند باتیں تھیں رمضان سے متعلق جو مَیں نے بیان کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم کرتے ہوئے رمضان کے روزوں سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

12 جولائی 2016ء

12:30 am	صومالی سروس
1:00 am	خلافت حقہ دینیہ
1:35 am	راہ ہدیٰ
3:05 am	خطبہ جمعہ 20۔ اگست 2010ء
4:20 am	جلسہ سالانہ قادیان
5:05 am	عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	درس حدیث
5:50 am	الترتیل
6:15 am	خلافت حقہ دینیہ
6:45 am	حضور انور کے اعزاز میں سڈنی میں استقبالیہ تقریب
7:55 am	کڈز ٹائم
8:30 am	خطبہ جمعہ 20۔ اگست 2010ء
9:45 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس
11:45 am	یسرنا القرآن
12:15 pm	گلشن وقف نو
1:30 pm	اوپن فورم
2:00 pm	نور مصطفویٰ
2:15 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ 8 جولائی 2016ء (سندھی ترجمہ)
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم
5:15 pm	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
5:45 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	فیتھ میٹرز
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:05 pm	سپینش سروس
8:45 pm	اوپن فورم
9:30 pm	اسلامی مہینوں کا تعارف
10:00 pm	فوڈ فار تھاٹ
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	گلشن وقف نو

13 جولائی 2016ء

12:25 am	خطبہ جمعہ 8 جولائی 2016ء (عربی ترجمہ)
1:30 am	The Bigger Picture
2:30 am	نور مصطفویٰ
2:40 am	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
3:15 am	فیتھ میٹرز
4:15 am	سوال و جواب
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:25 am	درس
5:55 am	یسرنا القرآن
6:10 am	گلشن وقف نو
7:15 am	اسلامی مہینوں کا تعارف
7:45 am	سٹوری ٹائم
8:00 am	فوڈ فار تھاٹ
8:35 am	نور مصطفویٰ
8:50 am	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
9:20 am	آسٹریلین سروس
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	آؤ حسن یار کی باتیں کریں
11:30 am	الترتیل
11:55 am	آسٹریلین سروس
12:55 pm	The Bigger Picture
1:50 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	خطبہ جمعہ 8 جولائی 2016ء (سواحیلی ترجمہ)
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم
5:25 pm	آؤ حسن یار کی باتیں کریں
5:45 pm	خطبہ جمعہ 9 جولائی 2010ء
7:05 pm	بنگلہ سروس
8:10 pm	دینی و فقہی مسائل
8:45 pm	کڈز ٹائم
9:30 pm	فیتھ میٹرز
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	انصار اللہ یو کے اجتماع

14 جولائی 2016ء

12:20 am	فرنچ سروس
1:25 am	دینی و فقہی مسائل
2:00 am	کڈز ٹائم
2:35 am	خطبہ جمعہ 9 جولائی 2010ء
3:55 am	انتخاب سخن
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	آؤ حسن یار کی باتیں کریں
5:50 am	الترتیل
6:15 am	انصار اللہ یو کے اجتماع
7:15 am	دینی و فقہی مسائل

باقی صفحہ 8 پر

بقیہ از صفحہ 7: ایم ٹی اے پروگرام

7:50 am اوپن فورم
8:25 am منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
9:00 am فیتھ میٹرز
9:50 am لقاء مع العرب
11:05 am تلاوت قرآن کریم
11:50 am یسرنا القرآن
12:05 pm حضور انور کے اعزاز میں برسبین میں استقبالیہ تقریب
1:20 pm منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
1:50 pm ترجمۃ القرآن کلاس
3:00 pm انڈونیشین سروس
4:05 pm جاپانی سروس
4:30 pm قرآن سب سے اچھا
5:05 pm تلاوت قرآن کریم و درس
5:50 pm یسرنا القرآن
6:05 pm Beacon of Truth (سچائی کا نور)
7:05 pm خطبہ جمعہ 8 جولائی 2016ء
8:20 pm قرآن سب سے اچھا
8:50 pm Persian Service
9:25 pm ترجمۃ القرآن کلاس
10:40 pm یسرنا القرآن
11:00 pm الحوار المباشر Live

15 جولائی 2016ء

5:15 am تلاوت قرآن کریم
5:45 am یسرنا القرآن
6:00 am حضور انور کے اعزاز میں برسبین میں استقبالیہ تقریب 23 اکتوبر 2013ء
7:15 am سپینش سروس
7:50 am پشتو مذاکرہ
8:45 am ترجمۃ القرآن کلاس
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
11:15 am درس حدیث
11:30 am یسرنا القرآن
11:50 am حضور انور کے اعزاز میں بیت المقیت نیوزی لینڈ میں استقبالیہ تقریب 2 نومبر 2013ء
1:20 pm راہ ہدیٰ
3:00 pm انڈونیشین سروس
4:00 pm برصغیر میں اسلامی دور
5:00 pm خطبہ جمعہ Live
6:35 pm تلاوت قرآن کریم
6:50 pm سیرت النبی ﷺ
7:30 pm Shotter Shondhane بنگلہ سروس
8:30 pm برصغیر میں اسلامی دور
9:00 pm خلافت۔ امن عالم کی ضمانت

9:20 pm خطبہ جمعہ 15 جولائی 2016ء
10:35 pm یسرنا القرآن
11:00 pm عالمی خبریں
11:30 pm حضور انور کے اعزاز میں بیت المقیت نیوزی لینڈ میں استقبالیہ تقریب

16 جولائی 2016ء

12:50 am برصغیر میں اسلامی دور
1:25 am دینی و فقہی مسائل
2:00 am خطبہ جمعہ 15 جولائی 2016ء
3:20 am راہ ہدیٰ
5:00 am عالمی خبریں
5:20 am تلاوت قرآن کریم
5:30 am درس حدیث
5:45 am یسرنا القرآن
6:05 am حضور انور کے اعزاز میں بیت المقیت نیوزی لینڈ میں استقبالیہ تقریب
7:15 am خطبہ جمعہ 15 جولائی 2016ء
8:20 am راہ ہدیٰ
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
11:15 am درس حدیث
11:30 am الترتیل
11:50 am جامعہ احمدیہ جرمنی کا کانوکیشن 17 اکتوبر 2015ء
1:05 pm بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:35 pm سٹوری ٹائم
2:00 pm سوال و جواب
3:00 pm انڈونیشین سروس
4:00 pm خطبہ جمعہ 15 جولائی 2016ء
5:15 pm تلاوت قرآن کریم
5:30 pm الترتیل
6:00 pm انتخاب سخن Live
8:05 pm میدان عمل کی کہانی
9:00 pm راہ ہدیٰ Live
10:30 pm الترتیل
11:00 pm عالمی خبریں
11:20 pm جامعہ احمدیہ جرمنی کانوکیشن

الحمید جدید ہومیو سٹور
معیاری جرمن فرانس ادویات دیگر سامان ہومیوپیتھی
ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم اے)
فون: 047-6211510
0344-7801578
سراج مارکیٹ ربوہ

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

Home Tutors Available
اگر آپ کے بچے پڑھائی میں کمزور ہیں تو ہوم ٹیوشن کیلئے ٹیچرز کیلئے رابطہ کریں۔ نرسری سے میٹرک F.A/F.Sc اے۔ او۔ لیول وغیرہ
رابطہ نمبر لاہور: 0333-4433884

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے عمدہ، دلکش اور حسین زیورات کا مرکز
امین جیولرز
سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
دکان: 0476213213
موبائل: 0333-5497411

فلیٹ برائے مستقل کرایہ
تین بیڈ رومز، ڈرائنگ ڈائننگ پر مشتمل فلیٹ نزد بیت الکرامہ تھرڈ فلور پر کرایہ کیلئے میسر ہے۔
برائے رابطہ: ناصر خلیل دارالصدر جنوبی ربوہ
موبائل: 0300-7705302,0335-0179853
whattsapp:004793000469
0348-0674356

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
البشیر پیج جیولرز
میاں شاہد اسلام
+92 047 6214510
+92 333 6709546
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

ربوہ میں طلوع و غروب و موسم 12 جولائی

طلوع فجر	3:33
طلوع آفتاب	5:09
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	7:19
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	35 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	28 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

12 جولائی 2016ء

6:45 am حضور انور کے اعزاز میں سڈنی میں استقبالیہ تقریب
8:30 am خطبہ جمعہ 20 اگست 2010ء
9:45 am لقاء مع العرب
12:15 pm گلشن وقف نو
2:15 pm سوال و جواب
4:00 pm خطبہ جمعہ 8 جولائی 2016ء

مکان برائے فروخت
مکان نمبر 8/34 دارالعلوم شرقی نور ربوہ بالمقابل بیت النور برقبہ 10 مرلہ جس میں 3 بیڈ رومز پر مشتمل کھلا ہوا دار میٹھے پانی بجلی گیس کی سہولیات موجود ہیں۔
رابطہ: 03336706649,03356052049

مبشر شال اینڈ ہوزری
انڈین شال، امپورٹڈ جرسی، سویٹر، لنگی، لاچہ، رومال اور تولیا نیز ہوزری کی تمام ورائٹی دستیاب ہے۔
دوکان نمبر P-228 چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد
041-2627489, 0307-6000388

DASCO Best Quality PARTS
داؤد آٹوز
ڈیلر: سوزوکی، پک اپ وین، آلٹو، F.X، جیپ، کلٹس خیبر، جاپان، جینین جاپان چائنا اینڈ لوکل سپیئر پارٹس
طالب دعا۔ داؤد احمد، محمد عباس احمد، محمود احمد، ناصر الیاس
13-KA بادامی باغ لاہور آٹو سنٹر
فون شوروم: 042-37700448
042-37725205

FR-10

VINYL CENTER
Wall Paper
Window Blinds
Glass Paper
Vinyle Tiles
False Ceiling
PVC Paneling
Curtain Cloth
12-13-LG, Glamour 1 Plaza
Township, Lahore.
: 042-35151360
Mobile: 0300-4122757
0321-4251115
Email:vinylcener@yahpp.com
Interiors
A Faizan Butt

Study in Europe
Sweden → Without IELTS.
Poland → Annual Tuition fee is only € 2500 To 3500
Holland → Visa is the responsibility of the University.
EC Education Concern
Education Concern ®
67-C, Faisal Town, Lahore,
Tel +92-42-35177124,331-4482511
+92-302-8411770 (Also on Viber)
farrukh@educationconcern.com
www.educationconcern.com
Skype counseling.educon
Student Can Join our IELTS / iTEP classes